شذرات

دس فروری سے تیرہ فروری تک چار دن راولپنڈی میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی بلائی ہ
الاقوامی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں پاکستان کے ممتاز علماء اور اہلِ فکر حضرات کے علاوہ
کے قریب مسلمان اور غیر مسلم ملکوں کے علماء و فضلاء نے شرکت کی، اس کانفرنس میں راقم السطور بھی
ایک تو کانفرنس کے کھلے اجلاس تھے، جن میں اسلام میں عقل کا کردار، اسلام اور عالمی امن اور اسلا
اجتماعی کے موضوعات پر مقالات پڑھے گئے، اور دوسرے مختلف کمیٹیاں تھیں، جن میں علماء کرام ا
حضرات نے عائلی قوانین اور بنک کاری و انشورنس جیسے مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا۔ ان کمیٹیوں میں
ہوئی وہ بڑی اعلیٰ علمی معیار کی تھی، اور ان کا ماحول بھی بڑا پرسکون تھا، اس کا فائدہ یہ ہوا کہ جہاں ج
علماء نے ان مسائل کے بارے میں اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کیا، اور آیندہ افادہ و استفادہ کے لئے اسے
کر لیا گیا، وہاں دوسرے فریق نے بھی اپنی بات کہی اور ان مسائل کے متعلق اپنا نقطۂ نظر پیش کیا۔

راقم السطور کانفرنس کے کھلے اجلاسوں میں برابر شریک رہا، اور اسی طرح اس کی ایک کمیٹی کا بھی رُ

اس عالمی اسلامی اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے دوسرے ملکوں کے آئے ہوئے مندو
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ اکیڈمی کو متعارف کرانے کی بھی کوشش کی۔ اکیڈمی نے
شاہ ولی اللہ کی جو عربی کتابیں چھاپی ہیں ان کے نسخے عرب مندوبین کو پیش کئے گئے۔ ایک مندوب مراکش
کے تھے، مراکش میں فقہ مالکی مروج ہے، اور وہاں امام مالک کا وہی احترام و مقبولیت ہے جو وسط ا
اور برصغیر پاک و ہند میں امام ابو حنیفہ کا ہے، شاہ ولی اللہ کی کتاب المسوّٰی جو امام مالک کی مؤطا کی
شرح ہے، اور جسے استاذ مولانا سندھیؒ نے ایڈٹ کر کے چھپوایا تھا، میں نے خاص طور پر مرا
مندوب کو دی، جس سے وہ بے حد محظوظ ہوئے، اور اس ہدیۂ علمی کو بڑا پسند فرمایا۔

ان چار دنوں میں میری زیادہ تر ملاقاتیں سوویت یونین کی ریاست ازبکستان کے مفتی ضیاء الد
خانوف سے رہیں، جناب مفتی صاحب کا مسلک علمی کم و بیش وہی تھا، جو ہمارے قدیم و جدید حضرات
ہے۔ موصوف کو عربی زبان پر پورا عبور تھا، اور وہ اس میں بے تکلف بولتے اور تقریر کرتے تھے، فارسی
کی قومی زبان تھی ہی۔ مفتی بابا خانوف سے ایک اور علمی رشتہ یہ نکلا کہ وہ مشہور روسی ترکی عالم علامہ موسیٰ